السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی کوئی دلیل ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ جن انسان کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں کتاب وسنت کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے ہ جن انسانوں کے جسم میں داخل ہوسکتے ہیں مثلا قرآن کریم میں ہے :

الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطـٰنُ مِنَ المَسِّ... ٢٧٥ ... سورة البقرة

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے، جیسے کسی کو جن نے لپیٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔''

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اپنی قبروں سے اسطرح خواس باختہ اٹھیں گے جسطرح آسیب زدہاس وقت اٹھتا ہے جب وہ حالت آسیب میں ہواور شیطان نے لپٹ کراسے دیوانہ بنا دیا ہواور سنت سے اس دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے :

(ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم) (صحیح البخاری، الاعتکاف، باب ہل یدرا المعتکف عن نفسہ؟، ح: 2039 وصحیح مسلم، السلام، باب بیان انہ یستحب روی خالیا بامراة۔۔۔الخ، ح 2175)

''شیطان ابن آدم میں اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون۔''

امام شعری نے ''مقالات اہل السنہ والجماعة'' میں لکھا ہے کہ اہل سنت کا قول یہ ہے کہ جن آسیب زدہ جسم میں داخل ہوسکتا ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں استدلال سابقہ آیت ہی سے کیا ہے۔ عبداللہ بن امام احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نےاپنے والد گرامی کی خدمت میں عرض کیا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہوسکتا، تو آپ نے فرمایا: بیٹا! یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ جن توانسان کے جسم داخل ہو کراس کی زبان سے باتیں بھی کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی کئی احادیث سے ثابت ہے کہ ایک آسیب زدہ بچے کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(اخرج عدو اللہ ففعل ذلک ثلاث مرات) (سنن ابن ماجہ، الطب، باب الفزع والارق وما یتعوذ منہ، ح: 3548)

''اے اللہ کے دشمن نکل جا! آپ نے تین بار اس طرح کیا۔''

حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں کہ آپنے فرمایا:

(اخرج عدو اللہ انا رسول اللہ) (مسند احمد: 4/ 171، 172)

''اے اللہ کے دشمن نکل جا! میں اللہ کا رسول ہوں۔''

آپ نے جب یہ فرمایا تو بچہ فورا تندرست ہوگیا تو جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اس مسئلہ میں یہ ایک دلیل قرآن کریم سے ہے اور دو دلیلیں سنت مطہرہ سے۔ علاوہ ازیں اہل سنت والجماعة اور آئمہ سلف کا بھی یہی قول ہے اور حالات وواقعات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، لیکن ہم اس بات کے منکر نہیں ہیں کہ جنوں کا کوئی اور سبب بھی ہوسکتا ہے مثلا وعصابی تناؤ یا دماغی عدم توازن وغیرہ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص498